مغرب: چار سو سال میں ڈھائی ہزار جنگیں

روشن خیال اور مہذب دہشت گرد ہوتے ہیں؟

پھر بھی دہشت گرد مسلمانوں کو کہا جاتا ہے

[برادر محترم شاہ نواز فاروقی نے ایرک فرام کے حوالے سے مضمون جو اعداد و شمار دیئے ہیں وہ پرانے ہیں مائیکل مین نے دی ڈارک سائڈ آف ڈیموکریسی میں حیران کن اعداد و شمار دیے ہیں سرخ ہندیوں کی تعداد ۹ کروڑ بتائی ہے یہ یورپ اور مغرب گزشتہ چار سو سال میں پونے دو ارب انسانوں کو قتل کر چکا ہے اس کی تفصیلات ساحل کے شمارہ جون، جولائی، اگست، ستمبر اور اکتوبر ۲۰۰۵ کے شماروں میں ملاحظہ فرمایئے]

امریکا کے ممتاز دانش ور نوم چومسکی کا کہنا ہے کہ امریکا دنیا کی سب سے بڑی 'بدمعاش ریاست' ہے۔

امریکا کے ایک اور ممتاز دانش ور سوسن سونٹیگ نے برطانیہ کے معروف اخبار گارجین میں لکھا کہ امریکا کی بنیاد نسل کشی پر رکھی گئی۔ یعنی امریکا کے سفید فاموں نے ریڈ انڈینز کے امریکا پر قبضہ کرنے کے لیے دو کروڑ ریڈ انڈینز کو تہذیب کا پردہ ڈال کر قتل کر ڈالا۔ اور اب امریکا کے صدر جارج بش کہہ رہے ہیں کہ اسلامی بنیاد درست بے گناہ لوگوں کو قتل کرنے کی خور کھتے ہیں اور ان کا مزاج قاتلانہ ہے، خوب مگر معصوم اور بے گناہ لوگوں کو قتل کرنے کے سلسلے میں پوری مغربی دنیا کی تاریخ کیا ہے؟ آیئے اس کی چند جھلکیاں دیکھتے ہیں:

ایرک فرام یا ایرخ فرام کا شمار جدید مغربی دنیا کے ممتاز ترین ماہرین نفسیات میں ہوتا ہے اور انھوں نے The Anatomy of Human Destructiveness کے عنوان سے ۵۷۰ صفحات پر مشتمل ایک پوری کتاب لکھ ماری ہے۔ اس کتاب کے صفحہ 243 پر ایرک فرام نے سن ۱۴۸۰ سے ۱۹۴۰ تک یورپ میں ہونے والی ''باہمی جنگوں'' کی تفصیل درج کی ہے۔ وہی یورپ جو امن، آشتی، مکالمے اور تہذیب کا علم بردار بنا کھڑا ہے اور مسلمانوں کو ان کی جائز ترین مزاحمت پر بھی شرمندہ اور احساسِ جرم میں مبتلا کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ ایرک فرام کی تحقیقی کتاب کے اعداد و شمار یہ ہیں:

سال	جنگوں کی تعداد
۱۴۸۰۔۱۴۹۹	۹
۱۵۰۰۔۱۵۹۹	۸۷
۱۶۰۰۔۱۶۹۹	۲۳۹
۱۷۰۰۔۱۷۹۹	۷۸۱
۱۸۰۰۔۱۸۹۹	۶۵۱
۱۹۰۰۔۱۹۴۰	۸۹۲

اس طرح اہل مغرب نے سن ۱۴۸۰ سے ۱۹۴۰ تک صرف ۲۲۵۹ جنگیں لڑی ہیں۔ان جنگوں کے بارے میں بنیادی باتیں یہ ہیں:

[۱] یہ تمام جنگیں یورپی طاقتوں کے درمیان ہوئیں اور کوئی غیر یورپی قوم ان میں نہ شامل تھی نہ کسی جنگ کا محرک تھی نہ ان جنگوں میں اس کی کسی خفیہ یا ظاہری سازش کو دخل تھا۔یعنی یہ سرتا پا ایک یورپی یا مغربی معاملہ تھا۔[۲] اہل مغرب جیسے جیسے زیادہ مہذب زیادہ جدید اور زیادہ صاحب علم ہوتے گئے ان کی انسانیت سوزی میں اضافہ ہوتا گیا۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ سن ۱۴۸۰ سے ۱۴۹۹ کے دوران انھوں نے صرف ۹ جنگیں لڑیں لیکن سن ۱۹۰۰ سے ۱۹۴۰ کے دوران جب بیسویں صدی نصف النہار پر تھی اہلِ مغرب نے آپس میں چھوٹی بڑی ۸۹۲ جنگیں لڑیں۔ [۳] اس سے ثابت ہوتا ہے انسانیت،علم،تہذیب اور شعور کے بارے میں مغربی تہذیب کے دعوے کھوکھلے اور جھوٹے ہیں۔

ایرک فرام نے ان جنگوں میں ہونے والی ہلاکتوں کے اعداد وشمار پیش نہیں کیے شاید اس کی ضرورت بھی نہیں تھی،جنگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد خود چیخ چیخ کر بتا رہی ہے کہ ان جنگوں میں کیا ہوا ہوگا۔لیکن مغرب کے خبر رساں ادارے ’رائٹرز‘ نے دوسری عالمی جنگ کے جو اعداد وشمار جاری کیے ہیں،جدول میں ملاحظہ کیجیے:

اس سلسلے میں ہنگری،یونان اور چیکوسلاواکیہ کے اعداد وشمار فوجی اور شہری کی تخصیص کے ساتھ دستیاب ہیں۔صرف یہ بتایا گیا ہے کہ ہنگری میں ۷ لاکھ ۵۰ ہزار،یونان میں ۵ لاکھ ۲۰ ہزار اور چیکوسلاواکیہ میں ۴ لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔رائٹر کے مطابق مجموعی ہلاکتوں کی تعداد یہ ہے:

فوجی:۲ کروڑ ۳۶ لاکھ ۳۰ ہزار،شہری:۳ کروڑ ۸۳ لاکھ ۳۶ ہزار،کل اموات:۶ کروڑ ۱۹ لاکھ ۶۶ ہزار

ظاہر ہے یہ صرف دوسری عالمی جنگ کے اعداد وشمار ہیں۔پہلی عالمی جنگ کے اعداد وشمار کو بھی اس کے آس پاس سمجھ لیا جائے تو جدید مغرب صرف آپس کی دو جنگوں میں ۱۲ کروڑ افراد کو ہلاک کر چکا ہے اور وہ بھی قرونِ وسطیٰ Dark Age میں نہیں،بیسویں صدی کے وسط میں۔یہاں زخمیوں کی تعداد دستیاب نہیں لیکن بین الاقوامی ماہرین کا کہنا ہے کہ جنگوں میں عام طور پر ایک ہلاک اور تین زخمیوں کی نسبت سامنے آتی ہے۔اس فارمولے کو درست سمجھ لیا جائے تو صرف دو عالمی جنگوں میں ۳۶ کروڑ افراد زخمی ہوئے۔اس کے باوجود بھی جارج بش کہتے ہیں کہ اسلامی بنیاد پرست معصوم اور بے گناہ لوگوں کے قاتل ہیں۔مغربی دنیا کی ہلاکت آفرینی کو دیکھا جائے تو اسلامی بنیاد پرستوں میں ایک اور ایک کروڑ کی نسبت بھی نہیں ہے۔مگر اب تو مسلمانوں میں بھی ایسے بے شمار لوگ ہیں جو مغرب کے جھوٹے پروپیگنڈے پر شرمندہ ہوتے ہیں۔اور فرماتے ہیں ”آہ! یہ کیا ہو رہا ہے؟“ [JAS 27 Nov,2005]